

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نام نہاد اشاعت التوحید والسنہ کے مفتی اور عصر حاضر کے منکر حدیث

مماتی مولوی منیر شاکر کے باطل افکار و نظریات پر ایک نظر

(حصہ اول)

مرتب

طاہر گل دیوبندی عفی عنہ

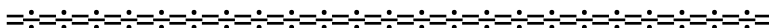
ناشر

نوجوانانِ احناف طلباء دیوبند پشاور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فہرست عناوین

صفحہ	عنوان	شمار
الف	رائے گرامی حضرت مولانا خیر الامین قاسمی صاحب حفظہ اللہ	۱
۱	پیش لفظ	۲
۳	۱: نبی صرف قرآن لے کر آیا ہے	۳
۵	۲: گستاخانہ انداز میں نبی مکی ذات پر تبصرہ	۴
۵	۳: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین	۵
۶	۴: احادیث کے بارے میں منیر شاہ کا نظریہ	۶
۹	۵: حدیث اعادہ روح پر طنزیہ انداز میں تنقید	۷
۱۳	۶: واقعہ معراج کا انکار	۸
۱۷	۷: فقہاء و محدثین بلکہ تمام مسلمانوں پر انکار حدیث کا الزام	۹
۲۱	۸: تراویح تہجد ہی ہے اور صرف نفل نماز ہے فرض، واجب یا سنت نہیں	۱۰
۲۳	۹: تراویح میں ختم قرآن کی سنت ہونے کا انکار	۱۱
۲۴	۱۰: تراویح یہ سمجھ کر پڑھنا کہ ”نبی نے مقرر کیے ہیں“ شرک ہے	۱۲
۲۵	آخری گزارش	۱۳



تقریظ

حضرت مولانا ابوسفیر خیر الامین قاسمی صاحب حفظہ اللہ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى امابعد!

رسالہ ”مماتی مولوی منیر شاکر کے باطل افکار و نظریات پر ایک نظر حصہ اول“ جناب طاہر گل دیوبندی صاحب کار سالہ ہے۔ کل پچیس صفحات پر مشتمل ہے جو پختون خواہ کے ایک منکر حدیث منیر شاکر کے تردید میں لکھا ہے۔ رسالہ چھوٹا ہے لیکن بڑا کام دیوبندی صاحب نے کیا ہے۔ گویا کہ دریا بکوزہ بند کا مصداق ہے۔ منیر شاکر کے پشتو بیانات میں جو ضروریات دین سے انکار یا تمسخر موجود ہے تو الزامی و تحقیقی جوابات سے ان کا ناطقہ بند کرنے کی کوشش کی ہے۔

بندہ عاجز کاہر مسلمان سے اپیل ہے کہ اس مختصر رسالے کا کم از کم تین بار مطالعہ کریں تاکہ منیر شاہ کے شرور و فتن سے محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ جناب طاہر گل صاحب کے قلم میں مزید جولانیاں پیدا کریں تاکہ عمر بھر احقاقِ حق و ابطالِ باطل کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آمین یا رب العالمین

محتاج دعا

خیر الامین قاسمی

نزدیک جامعہ ابوہریرہؓ نوشہرہ

13 مئی 2023ء

پیش لفظ

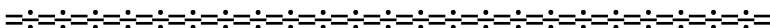
جوں جوں قیامت قریب آ رہی ہے نئے نئے فتنے پیدا ہو رہے ہیں ہر فتنہ دوسرے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ ہر فتنے نے اپنے اوپر خوش نمالیل لگایا ہوتا ہے۔ ایک فتنہ نے اگر عمل بالمحدیث کے عنوان سے فقہ اسلامی سے منہ موڑ لیا ہے اور حدیث ”من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہا فی الدین“ یعنی اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے (مسند احمد حدیث نمبر ۲۷۹۰) کو نظر انداز کر دیا۔ تو دوسرے فتنہ نے عمل بالقرآن کے عنوان سے احادیث مبارکہ سے منہ موڑ لیا اور آیت کریمہ ”وما اتکم الرسول فخذوه وما نہکم عنہ فانتهوا“ (جو چیز تم کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم دے اس کو لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز آ جاؤ) کو نظر انداز کر دیا۔ دونوں فتنے اس کوشش میں لگے ہیں کہ کس طرح مسلمانوں کا رشتہ ان کے اسلاف سے کاٹ لیا جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا

(آل عمران آیت نمبر ۱۰۳)

اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ نہ ڈالو۔

ممانی حضرات میں سے بھی اکثریت انکار حدیث کے راہ پر چل پڑے ہیں۔ یہ حضرات مختلف حیلے بہانوں سے صحیح احادیث کا انکار کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ فلاں حدیث عقل کے خلاف ہے اسی لئے جنت نہیں ہے۔ کبھی کہتے ہیں فلاں حدیث قرآن کے خلاف ہے اسی لئے جنت نہیں ہے۔ حالانکہ صحیح حدیث کبھی بھی قرآن کے خلاف نہیں ہو سکتا مثلاً ممانی حضرات ان تمام صحیح احادیث مبارکہ کو جن میں میت کے عند القبر سننے کا ذکر ہے کو یہ کہہ کر رد کرتے ہیں کہ یہ قرآن کے خلاف ہے حالانکہ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں



(فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۴ صفحہ ۲۹۸)

اس طرح حضرت شیخ عبدالحق حقانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں
ان آیات میں تو عدم سماع کا اشارہ تک بھی نہیں ہے۔

(تفسیر حقانی جلد ۶ صفحہ ۴۱)

بہر حال یہاں ہمارا مقصد مسئلہ سماع موتی پر گفتگو کرنا نہیں ہے اس کے لیے آپ امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب تسکین الصدور اور سماع موتی وغیرہ مطالعہ فرمائیں۔ یہاں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مماتی حضرات قرآن کریم اور صحیح احادیث میں کس طرح سینہ زوری کر کے تضاد پیدا کرتے ہیں اور اس بنیاد پر سماع موتی کے اثبات میں وارد صحیح احادیث کا مطلقاً انکار کرتے ہیں۔

عصر حاضر میں مماتیوں کا ایک مفتی منیر شاکر بھی اسی طرح حیلے بہانوں سے صحیح احادیث مبارکہ کا انکار کرتا ہے بلکہ بہت سے ان عقائد و نظریات اور اعمال کا جو تواتر کے ساتھ امت میں چلے آ رہے ہیں یہ موصوف عقلی ڈھکوسلوں سے ان کا انکار کرتا ہے جسے آپ اس رسالہ میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ منیر شاکر پشتوئیں بیان کرتا ہے ہم اس رسالہ میں اس کے تقاریر سے مختلف اقتباسات اردو ترجمہ کے ساتھ نقل کریں گے۔ کسی بھی اقتباس کی اصل آڈیو کو ہم سے رابطہ کر کے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فتنہ سے امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے،

آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

طالب دعا

طاہر گل دیوبندی

کہو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو واللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہاری گناہوں کو معاف فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

دوسری بات یہ کہ قضاء نماز سے متعلق جو وعیدیں احادیث مبارکہ میں آئی ہیں وہ ان لوگوں کے بارے میں ہیں جو بغیر کسی عذر شرعی کے قصداً نماز قضاء کرے۔ چنانچہ بہت سے احادیث میں یہ قید موجود ہیں مثلاً ایک حدیث میں ہے

فقد برئت منه ذمۃ اللہ یعنی فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ

جس نے قصدِ اُفرض نماز کو چھوڑ دیا تو اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے“

(مسند احمد حدیث نمبر ۲۲۷۰۸ بحوالہ فضائل نماز)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ خندق کے دن جو نمازیں قضاء ہوئی تھیں وہ جنگ کی سختی کی وجہ سے قضاء ہوئی تھیں نہ کہ بغیر عذر کے قصداً، چنانچہ حدیث میں ہے

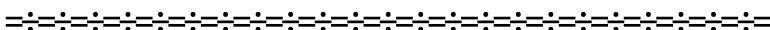
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ إِذَا قَالَ يَوْمَ الْخُنُوقِ: مَلَأَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ.

ترجمہ: علیؑ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر فرمایا کہ جس طرح ان کفار نے ہمیں صلوٰۃ و سطیٰ (نماز عصر) نہیں پڑھنے دی اور سورج غروب ہو گیا، اللہ تعالیٰ بھی ان کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے۔

(صحیح بخاری کتاب غزوات کا بیان حدیث نمبر: 4111)

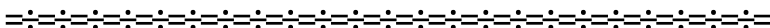
۴: احادیث کے بارے میں منیر شاہ کا نظریہ

احادیث مبارکہ سے متعلق بھی مماتی میر شاہکار نے انتہائی جارحانہ اور گستاخانہ نظریہ اپنایا
ہوا ہے۔ چنانچہ ایک تقریر میں انتہائی طنزیہ اور گستاخانہ انداز میں کہتا ہے



ایک اور تقریر میں کہتا ہے

قارئین غور فرمائیں کس بھونڈی انداز میں احادیث مبارکہ پر طنز کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دے آمین۔ حالانکہ اس کو معلوم ہونا چاہیے کہ احادیث مبارکہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی فرماتے ہیں اللہ کی طرف سے انہیں وحی ہوتا ہے دلیل اس کی قرآن کی یہ آیت ہے



نتیجہ: روح کا بدن کے ساتھ تعلق یعنی حیات نصوص قرآن سے ثابت ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

ممکنه اعتراض:

تو اس کا جواب یہ ہے کہ مماتی مولوی نے ایک دوسرے بیان میں قبر کی حیات کا بھی انکار کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں

”یہ کہتے ہیں کہ قبر میں آدمی زندہ ہو جاتا ہے ایسا زندہ ہوتا ہے ویسا زندہ ہوتا ہے، آرام سے بیٹھو مولانا صاحب! قبر میں ہم مردوں کو دفناتے ہیں ہمیں پتہ چلے کہ زندہ ہو جاتا ہے تو کل ہی واپس نکال لیں گے۔“

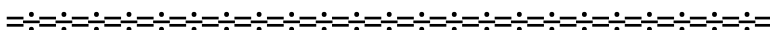
اس عبارت میں مماتی مولوی نے قبر کی زندگی کا صراحتاً انکار کیا ہے۔ لہذا اس اعتراض میں کوئی وزن نہیں ہے۔

۶: واقعہ معراج کا انکار

نام نہاد مفتی نے اپنے ایک تقریر میں واقعہ معراج کا بھی انکار کر دیا چنانچہ کہتے ہیں کہ:

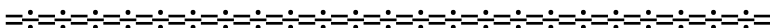
”اور تمام اہل اسلام میں سب سے زیادہ اختلاف معراج کے واقعے میں ہے۔

اور دنیا کے سب سے زیادہ جھوٹ کر بلا کے واقعے میں ہیں۔ اور دنیا کا سب



سے بڑا اختلاف معراج کے واقعہ میں ہے۔ یہ دو باتیں یاد رکھیں، پھر یہ الگ اختلاف ہے کہ ساتوں آسمانوں میں سے کس کس آسمان میں کس کس نبی کو دیکھا ہے۔ ایک، ایک کو دیکھا ہے یا دو، دو کو دیکھا ہے، یہ الگ اختلاف ہے۔ ہم کسی کا لکھا ہوا انہیں مانتے۔ ہم اللہ کا لکھا مانتے ہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائیں ہیں اور ایسے وقت میں گئے ہیں کہ حدیث کا ایک بھی کتاب موجود نہیں تھا۔

دوسری بات سن لیں سب سے بڑی اور عجیب بات، معراج کا واقعہ ہوا ہے یا نہیں، یہ حقیقت بھی ہے یا نہیں؟ یہ بھی ایک بات ہے۔۔۔ امام مالک کو جانتے ہو؟ جانتے تو ہیں نا؟ (یہ) پنج پوری تو نہیں ہے؟ وہابی بھی نہیں تھا۔ اور ہماری طرح منکر حدیث بھی نہیں تھا العیاذ باللہ، مانتے ہو کہ صحیح آدمی تھا؟ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے احادیث کا، ۱۴۳ھ میں، بخاری ۲۴۰ھ میں لکھا گیا ہے، اس سے ۸۰ سال پہلے۔ وہ مؤطا امام مالک میں احادیث لائے ہیں اور معراج کا نام تک نہیں لیا ہے۔ نہ اس پر باب باندھا ہے، نہ اس پر روایت لایا، نہ اس کو جانتا ہے اور نہ امام مالک کو پتہ ہے معراج کا، کہ معراج کے نام سے بھی کہیں کچھ ہوا ہے، کب لکھا گیا ہے؟ ۱۴۳ھ میں۔ کچھ اس سے بھی آگے جاؤ صحیفہ امام ابن منبہ، یہ ایک صحیفہ ہے، بخاری نے بھی اس سے روایات لیے ہیں۔ یہ سن ۵۸ھ میں لکھا گیا ہے۔ معراج کا کوئی نام اور ذکر نہیں اس میں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام مالک کے زمانے تک یہ چیز (معراج) ایجاد نہیں ہوا تھا اس کے بعد یہ ایجاد ہوا ہے کس نے ایجاد کیا ہے؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔“



قارئین کرام آپ نے یہ طویل اقتباس ملاحظہ فرمایا ممتا مولوی نے اس میں کیا کیا کذب بیانی کی ہے؟ اس پر مختصر بحث کرتے ہیں۔

مقامی مولوی کا جھوٹ نمبر ۱: مقامی کہتا ہے کہ تمام اہل اسلام اور دنیا میں سب سے بڑا اختلاف معراج کے واقعے میں ہے۔ یہ مقامی مولوی کا بدترین جھوٹ ہے معراج کا انکار کسی بھی مسلمان نے نہیں کیا ہے۔

ہم ممانی مولوی کا جھوٹ نمبر ۲: ممانی مولوی کہتا ہے ”ہم اللہ کا لکھا مانتے ہیں“ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اگر یہ اللہ کا لکھا مانتا تو کبھی بھی معراج کے واقعے کا انکار نہیں کرتا کیونکہ اللہ تعالیٰ سورۃ اسراء آیت نمبر ۱ میں واقعہ معراج کو بیان کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

سبحان الذى اسرى بعبدہ ليلاً من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى

الذي باركنا حوله لنريه من آيتنا^ط انه هو السميع البصير^و

ترجمہ: پاک ہے وہ جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کو گھیر رکھا ہے ہماری برکت نے، تاکہ دکھائیں اس کو کچھ اپنے قدرت کے نمونے، وہی ہے سننے والا دیکھنے والا۔

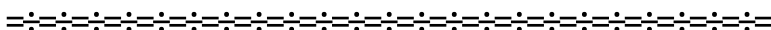
اس کے علاوہ سورۃ نجم میں اجمالاً اور متواتر احادیث میں تفصیل کے ساتھ واقعہ معمران کا ذکر موجود ہے، (تفصیل کیلئے امام اہل سنت شیخ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب چراغ کی روشنی کا مطالعہ مفید رہے گا) یاد رہے حدیث بھی وحی الہی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وما ينطق عن الهوى ° ان هو الا وحى يوحى °

ترجمہ: اور نہیں بولتے اپنے نفس کے خواہش سے۔ نہیں یہ مگر وحی بھیجا گیا۔

(سورة نجم آیت نمبر ۳، ۴)

مماقی مولوی سے سوال نمبر ۱: ”تم کہتے ہو کہ تمام اہل اسلام میں سب سے زیادہ اختلاف معراج کے واقعے میں ہے“ کس نے کب اختلاف کیا ہے؟ حوالہ پیش کریں۔



مماتی مولوی سے سوال نمبر ۲: تم کہتے ہو کہ ”ہم کسی کا لکھا ہوا انہیں مانتے ہم اللہ کا لکھا مانتے ہیں“ تو تم واقعہ معراج میں اختلاف کس بنیاد پر مانتے ہو؟ کیا یہ کھلا تضاد نہیں کہ ایک طرف غیر اللہ کے لکھے ہوئے کو ماننے سے منکر ہو اور دوسری طرف غیر اللہ کے نہ لکھنے کی وجہ سے واقعہ معراج کا انکار کرتے ہو؟

مماقی مولوی سے سوال نمبر ۳: کیا کسی واقعے یا مسئلہ کا موطا امام مالک یا اس سے پہلے کتاب میں موجود نہ ہونا اس کے جھوٹ اور بعد میں ایجاد ہونے کی دلیل ہے؟

مماقی منیر شا کر اپنا تعین خود کریں

حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”قال الحافظ ابو الخطاب عمر بن دحيه (التنوير فى مولد السراج المنير) وقد ذكر حديث الاسراء من طريق انس وتكلم عليه، وأجاد وأفاد ، ثم قال : وقد تواترت الروايات فى حديث الاسراء عن عمر بن الخطاب و على و ابن مسعود و أبى ذر و مالك بن صعصعة و أبى هريرة و أبى سعيد ، وابن عباس و شداد بن أوس و أبى بن كعب و عبد الرحمن بن قرط ، و أبى حبة و أبى لىلى الأنصاريين ، و عبد الله بن عمرو و جابر و حذيفه و ويريدة ، و أبى أيوب و أبى أمامة و سمرة بن جندب و أبى الحمراء ، و صهيب الرومى و أم هانئ ، و عائشة و اسماء ابنتى أبى بكر الصديق رضى الله عنهم أجمعين ، منهم من ساقه بطوله ، ومنهم من اختصره على ما وقع فى المسانيد ، وان لم تكن رواية بعضهم على شرط الصحة ، فحديث الاسراء اجمع عليه المسلمون ، و أعرض عنه الزنادقة و الملاحدة“

(تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۵)

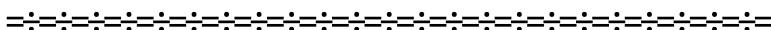
بہر حال اصل بات یہ ہے کہ فقہاء و محدثین بلا تاویل ایک صحیح حدیث کا بھی انکار نہیں کرتے یہ مماتی مولوی منیر شاہ کا فقہاء و محدثین اور مجتہدین و مقلدین سب پر جھوٹا الزام ہے۔

۸: تراویح تہجد ہی ہے اور صرف نفل نماز ہے فرض، واجب یا سنت نہیں

غیر مقلدین کی طرح منیر شاہ کا بھی موقف یہی ہے کہ تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے
چنانچہ موصوف ایک بیان میں کہتا ہے

”تراویح! تمہارا باپ بھی قرآن وحدیث سے تراویح نہیں دکھا سکتا۔۔۔ اس کو پیغمبر کے کلام میں قیام اللیل کہتے ہیں یعنی رات کی نماز۔ یہ نہ فرض ہے نہ واجب ہے اور نہ سنت ہے یہ مستحب اور نفل ہے۔ اس میں ثواب جتنا کر سکتے ہیں تہجد کی نماز ہے، اٹھ رکعت، بیس رکعت، تیس رکعت چالیس رکعت، پینتالیس رکعت تک رکعت مصنف ابن ابی شیبہ ودیگر کتابوں نے نقل کیے ہیں۔ اب کیا اس پر لڑیں گے کہ چالیس رکعت پڑھیں گے؟۔۔۔ یہ فرائض نہیں ہیں اس پر لڑائی نہ کرو اٹھ رکعت پڑھ سکتے ہو تو بھی ٹھیک ہے بیس پڑھ سکتے ہو تو بھی ٹھیک ہے۔ پچیس، تیس، چالیس یا دوسو بھی پڑھ سکتے ہو تو پڑھو تمہیں کس نے روکا ہے؟ لیکن اگر کوئی نہیں پڑھ سکتا یا دو، چار رکعت پڑھتا ہے تو بھی اس کو کافرنہ کہو اسی لئے کہ فرض نہیں۔۔۔ اسلام میں یا فرض ہے یا نفل، تیسری چیز اسلام میں ملانے بنایا ہے۔“

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جس طرح غیر مقلدین تہجد و تراویح کو ایک ہی نماز کہتے ہیں اسی طرح یہ ممانی بھی تہجد و تراویح کو ایک ہی نماز کہتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ غیر مقلدین کے نزدیک آٹھ رکعت تراویح سنت ہے جبکہ اس کے نزدیک یہ نماز تراویح سرے سے سنت ہی نہیں بلکہ ایک نفل نماز ہے جس کے رکعت بھی متعین نہیں ہیں۔



جان لو کہ نماز تراویح کے سنت ہونے پر تمام علماء کا اجماع ہے اور یہ بیس رکعت ہیں“

(الاذکار ص ۸۳ بحوالہ رمضان المبارک فضائل و مسائل صفحہ ۱۲۲)

۹: تراویح میں ختم قرآن کی سنت ہونے کا انکار

مماتی مولوی تراویح میں ختم قرآن کی سنت ہونے کا بھی منکر ہے چنانچہ ایک تقریر میں

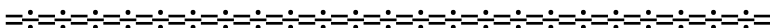
کہتا ہے

”پھر کہتے ہیں کہ (تراویح) میں ختم قرآن بھی سنت ہے، اپنی طرف سے نہ بناؤ مولانا صاحب! اگر کوئی الم ترکیف سے ادا کر سکتا ہے تو یہ کافی ہے۔ ایسے ختم قرآن کی ضرورت کیا ہے کہ پیچھے لڑکے لیٹے ہوئے ہو، کوئی ایک پاؤں پر کھڑا ہو۔ مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحب نے لکھا کہ کتاب اللہ سے اعراض کو قرآن نے کفر گردانا ہے تو اگر کوئی تراویح میں کھڑا ہے اور کبھی ایک پاؤں پر کھڑا ہوتا ہے اور کبھی دوسرے پاؤں پر، اور تھکا ہوا ہے تو یہ کفر تک نہیں جانتا ہے اس پر۔ تو ایسے سنت پر کیا کہ لوگ کافر ہو جائے۔“

مولوی صاحب نے لوگوں کی سستی کرنے کی بنیاد پر تراویح میں ختم قرآن کی سنت ہونے کا بھی انکار کیا جبکہ علماء احناف نے تراویح میں ختم قرآن کو سنت قرار دیا ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے

”السنة في التراويح انما هو الختم مرة فلا يترك لكسل القوم“

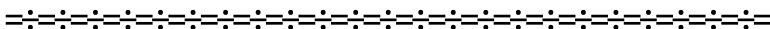
ترجمہ: تراویح میں ایک بار ختم قرآن کرنا سنت ہے پس لوگوں کی سستی کی وجہ سے ترک نہ کیا جائے۔



مماتی مولوی کے نزدیک تراویح کو اس نیت سے پڑھنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے ہیں یہ شرک ہے اور مولویوں نے چودہ سو سال لوگوں کو شرک میں مبتلا کیے رکھا چنانچہ موصوف ایک تقریر میں کہتا ہے کہ

”تم نے ساری زندگی ہم سے تراویح پیغمبر کے نام پر پڑھوائے ہیں کہ اس کو نبی نے سنت مقرر کیا ہے۔ ہم تراویح نبی کے نام پر پڑھتے ہیں کبھی اللہ کے نام پر نہیں پڑھتے ہیں۔ ہم نے جتنی عمر تراویح پڑھے ہیں اس نیت سے پڑھے ہیں کہ یہ ہمارے لئے نبی نے مقرر کیے ہیں، تو پھر شرک کسے کہتے ہیں شرک کسے کہتے ہیں؟ کہ اللہ کے علاوہ کسی کی بڑھائی اور خدائی کو تسلیم کرے اور اس کی عبادت کو تسلیم کرے یہ خدائی نہیں ہے؟ کیا یہ شرک نہیں ہے؟ غیر اللہ کے نام پر صدقہ دینا شرک ہے۔ اگر میں کہوں کہ فلاں چیز کا صاحب کے نام پر مانا ہے تو شرک ہے اور اگر میں کہوں کہ فلاں چیز کو محمد رسول اللہ کے نام پر مانا ہے تو جائز ہے؟ ایک ہی بات ہے۔ تم نے تو چودہ (سو) سال لوگوں سے تراویح رسول اللہ کے نام پر پڑھوائے ہیں۔ شرک کہتے کسے ہیں؟ آپ اس طرح کیوں نہیں کہتے کہ یہ رسول اللہ نے مقرر نہیں کیے بلکہ اللہ نے مقرر کیے ہیں۔“

الجواب: سبحان اللہ! کیا علم ہے۔ مفتی صاحب! شرک کہتے ہیں اللہ کی ذات اور صفات میں کسی کو شریک ماننا۔ اب اس تعریف کو تراویح پر کس طرح فٹ کرو گے۔ تراویح تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے مقرر کیے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے عبادات کے ادا کرنے کا اپنی امت کو تاکید کی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہی حکم ہے، وما یطلق عن الہوی ° ان ہو



الا وحی یوحی۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور حکم ماننے کا حکم اللہ تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں دیا ہے جیسے کہ من یطع رسول فقد اطاع اللہ، یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول، وما آتکم الرسول فخذوه وما نہکم عنہ فانتهوا، اور تراویح کو علماء کرام نے اپنی طرف سے سنت رسول نہیں بنایا ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اسے اپنی سنت قرار دیا ہے جیسے کہ حدیث میں ہے ”وسننت لکم قیامہ“ لہذا تراویح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھ کر پڑھنا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے۔

آخری گزارش

آخر میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام سے درخواست ہے کہ اس فتنے کے خلاف یکجا ہو کر مؤثر قدم اٹھائے۔ تاکہ بروقت اس فتنے کا سد باب کیا جاسکے۔

ہم اپنے اس رسالہ ”مماتی مولوی منیر شاہ کے باطل افکار و نظریات پر ایک نظر“ کا پہلا حصہ یہاں پر ختم کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ زندگی نے وفا کی تو منیر شاہ کے دیگر باطل افکار و نظریات پر حصہ دوم میں مزید بحث کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اہل السنۃ والجماعۃ سے وابستہ رکھے اور ہر طرح کی شرور اور فتنوں سے ہماری حفاظت فرمائے آمین بحاجہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

